

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الفصل الاول فی ذکر عشق الہی علیہ السلام

یہ فصل پہل ہے بیان میں عشق و محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

اَمِنْ تَنْ كُرْ حَبِیرَانْ بِدُئِیْ سَلَم

ایا تجھے ذی سلم کے ہمسائے یاد آگئے

مَرْحَتْ دَمْعًا جَارِیْ مِنْ مُقْلَتِیْ دَم

کہ آنسو ملا بڑا خون تیری آنکھوں سے جاری ہے

اَمْ هَبَّتِ الرِّیْحُ مِنْ تِلْقَاءِ كَاظِمَةٍ

ایا کاظمہ کی طرف سے ہوا آگئی

اَوْ اَوْ مَضَ الْبَرْقُ فِی الظُّلُمَاءِ مِنْ اِضْمٍ

ایا اضم سے اندھیری رات میں بجلی چلی

فَبِالْعَيْنِیْكَ اِنْ قُلْتَ اَكْفَا هَمَّتَا

تیری آنکھوں کو کیسا بڑا کہنہ کئے سے اور روتی ہیں

وَمَا لِقُلُوبِكَ اِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ یٰ هَم

اور تیرے دل کو کیا ہوا اُسے تو کتنا ہے اناؤں میں آ تو اور بے خود ہو جاتا ہے

اَيَحْسَبُ الصَّبُّ اَنْ اُحِبَّ مِنْكُمْ

ایسا عاشق یہ سمجھتا ہے کہ محبت چھپی رہنے والی ہے

مَا بَيْنَ مُسَبِّحٍ مِنْهُ وَمُضْطَرِمٍ

اس حال میں کہ آنسو جاری ہیں اور دل سے شعلے نکلے ہیں

۱۰ ذی سلم کا مقام
کا نام ہے دریاں کو غلڑ
میں نہر کے چل میں
یہ سائنہ کا یہ کہ نام
آپ کو خطاب کیجی
اسے عاشق زائر اور
انکایں ہیں جو تیری آنکھوں
سے خون آلود آ رہے
ہیں کیا ان اشک
دوستوں کی یادگار کی
ہے جو مقام ذی سلم
یا اس ہول کے ملنے کو
بجلی کے چمکے ہات
سے جو اندھیری
رات میں تیرے حبیب
کے شکر کی جانب سے
ظاہر ہو کر تجھے بے قرار
کرتی ہیں۔
۱۱ ذی سلمی اگر تیرے
رونے کا سبب امور
ذکر نہیں پھر تیری
آنکھوں اور دل کو کیا
ہول کہ تیرے دل کے
اور تیری غایت میں
۱۲ حاصل یہ ہے کہ
عاشق کا خیال رکھنا
بالکل محال ہے کہ یہ
عشق غریب سے شوق
بے چارے کی آنکھوں میں آنسو
پڑنے میں اور دل بڑا ہو
یہ کہ جو چاہے سکتا ہو

لَوْلَا الْهُوَى لَمْ تُرَقِّ دَمْعًا عَلَى طَلِّ

اگر تو عاشق نہ ہوتا تو ٹیلوں پر نہ روتا

وَلَا أَرَقْتَ لِذِكْرِ الْبَانَ وَالْعَلَمِ

اور درخت بان اور ٹم کے ذکر سے بیتاب اور بے قرار نہ ہوتا

فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدْتَ

عشق کا انکار تو کیونکر کرتا ہے جب تجھ پر گواہی دے دی

بِهِ عَلَيْكَ عُدُولُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

دو پہنچے گواہوں نے کہ وہ آنسو اور بیمار ہونا ہے

وَأَثَبْتَ الْوَجْدَ خَطِيءَ عِبْرَةٍ وَضَنِي

اور ثابت کر دیتے، عشق نے دو خط آنسوؤں اور لاغری کے

مِثْلَ الْبَهَارِ عَلَى خَدَّيْكَ وَالْعَنَمِ

تیرے رخساروں پر مانند گل روز اور شلخ مرغ کے

نَعْمُ سَرَى طَيْفٍ مِّنْ أَهْوَى فَأَرَقْنِي

اں بچ ہے مجھے اس کا خیال آگیا جسے میں پاتا ہوں اس نے مجھے رقت ہوئی

وَالْحُبُّ يَعْزِضُ اللَّذَاتِ بِالْأَلَمِ

اور محبت لذتوں کو درد سے بدل دیتی ہے

يَا لَأَعْمَى فِي الْهُوَى الْعُذْرِي مَعْدَرَةٍ

اے مجھے ملامت کرنے والے عشق میں مجھے معذور رکھ

مَّتْنِي إِلَيْكَ وَلَوْ أَنْصَفْتُ لَمْ تَكُنْ

اور تو جو نہ محض ہوتا تو مجھے ملامت نہ کرتا

ملے حاصل اس کا

اور البسہ کا بیج

کہ آنسو اور لاغری

تیرے عشق پر گواہی

دے چکے اندر خط

کو گل بان اور گل

کے مشابہ تیرے

رخساروں پر گھنچ دیکھ

تو اب عشق سے انکا

کرنا محض بے کار ہے

ملے یہ بیت لائق

ہے ۱۲

ملے جب سائل

نے راستے انکار

کے بند کر دیے

لاچار عاشق نے

عشق کا اقتدار

کیا اور کہاں تک

ہے

عَدَّتْكَ حَالِي لَا يَسْرِي بِسُتَيْرِ

میرا اسرار تجھ پر کھل گیا اب میرا رازِ مخمیں سے نہیں چھپنے والا

عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا ذَائِي بِمُتَحَسِّمِ

اور نہ میرا درد موقوف ہوئے والا ہے

مُحَضَّتِي النَّصَمَ لَكِنْ لَسْتُ أَسْمَعُهُ

تُو نے مجھے اچھی نصیحت کی مگر میں کب سنا ہوں

إِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُدَالِ فِي صَمَمِ

ماشوق نصیحت گروں کی طرف سے بہرے میں

إِنِّي أَتَهَمْتُ نَصِيحَةَ الشَّيْبِ فِي عَذْلِي

میں نے بڑھاپے کی نصیحت کو گھجھوٹ، جھال ملامت کرنے میں

وَالشَّيْبُ أَبْعَدُ فِي نَصِيحَةٍ عَنِ التَّهَمِ

حالانکہ وہ تنہا سے بید ہے بھلا نصیحت کر ہے

الفصل الثاني

یہ فصل دوسری ہے

فِي مَنْعِ هَوَى النَّفْسِ

باز رکھنے میں خواہشِ نفسانی سے اپنے کو

فَإِنَّ أَمَارَتِي بِالسَّوْءِ مَا اتَّعَطْتُ

میرے نفسِ لہارہ نے نصیحت نہ مانی

مِنْ جَهْلِي بِأَنْذِيرِ الشَّيْبِ وَالْهَرَمِ

اپنی جہالت کے سبب سے بڑھاپے اور کبرسنی کی

سہ ماٹن میرا

اپنے راز پر شہرہ کے

کھل جانے پر حیرت

کر کے کہتا ہے کہ جب

میرا راز تجھ پر کھل گیا تو

پہلوں میں پہنچ کر کھل

جائے گا اور رازِ مخمیں

مجھ سے نہیں دور ہوئے

کا اگر ماہِ رازِ مخمیں

راز میرا پر شہرہ رہتا

سہ ماٹن میرا

اور اب کھانے ہے کہ

اگرچہ میری نصیحت سنی

مے لیکن میں کب سنا

ہوں کہ تو کہ ماٹن اپنے

افتمیں میں رہتا ہے

جب میں نے نہ مانا

کی نصیحت نہ مانی کہ کئی

نصیحت میں کسی قسم کی

جگہ نہ ہی نہیں تھی پس

تیرا نصیحت کر مر رہا ہوں

ہے کہ کونوں

سہ ماٹن میرا

بیت کھانے ہے کہ کئی

کام جو مجھ سے ماٹن

ہیں میرے نفس میں

کی شامت کہ کئی

اپنی نادانی کے سبب

ہے تاہم میں مغفرت

کی نصیحت کر قبول نہیں

کر تاہم یہ صواب ہے

وَلَا أَعَدْتُ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِيلِ قَرَى

اور میں نے ان کی مہمانی نہ کی اپنے عملوں سے

ضَيْفَ الْمَمْرِ بِرَأْسِي غَيْرَ مُحْتَشِمٍ

ایسا مہمان جو میرے سر پر کیا اور میں نے اس کی توقیر نہ کی

لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ أُنَى مَا أَوْقَرُهُ

اگر میں جانتا کہ میں ایسے مہمان عزیز کی توقیر نہ کروں گا

كُنْتُ سِرًّا بَدَأَ إِلَى مِنْهُ بِالْكُتْمِ

تو جو میرا راز کھل گیا ہے اُسے چھپاتا نہیں خضاب سے

مَنْ لِي بِرَدِّ جَمَاحٍ مِنْ غَوَايِهَا

اب ایسا کون ہے جو میرے نفسِ سرکش کو سرکشی سے باز رکھے

كَمَا يُرَدُّ جَمَاحُ الْخَيْلِ بِالْجُمِّ

جیسے گھوڑوں کو لگام سے روک لینے ہیں

فَلَا تَرُمُ بِالْمَعَاصِي كَسْرَ شَهْوَتِهَا

تو نہ گناہوں سے نفس کی آرزوئیں نہیں توڑ سکتا

إِنَّ الطَّعَامَ يُقْوِي شَهْوَةَ النَّهَمِ

کیونکہ کھانا تو اور قوت دیتا ہے اشتہا کو

وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ إِنْ تَهْمَلَهُ شَبَّ عَلَى

اور نفس تو مانند بچے کے ہے جب تک اُسے دودھ پلائے جائے

حُبِّ الرِّضَاعِ وَإِنْ تَقْطِعْهُ يَنْفَطِمُ

جیسے جایگا اور جب چھوڑا دے گا تو چھوڑ دے گا

(بقیہ صفحہ گزشتہ)

اور کس کو سزا دے؟
میں نے جانتا کہ مجھ سے ان
سفید بالوں کا حق ادا
نہیں ہوگا تو میں ان کی
سفیدی کو بالکل غافل
نہ رہا بلکہ اس کو دیکھ کر
خضاب سے چھپاتا رہا
فائدہ کہ تیرے کام کی
سے جاتی رہی اب سچ
دیکھ کے کوئی صورت
نجات کی نہیں
لے میں کوئی ایسا نہیں
مہمان نہیں کہ مجھ کو نفس
کی گلاہی سے نجات
مگر آخرتِ مسلمہ کے
میں کرنے میں میں شمول
ہوں
لے یعنی یہ خیالات
کو نفس بہت گناہ کرنے سے
خود بخود راہی خواہشوں
بہت جلد گناہ کی طرف
جرمیں کی مانند جب کہ
طعام دیکھتے ہی ایسی جرس
نظم ہو جاتی ہے گناہوں
سے باز نہیں آتا بلکہ یاد
نہ رہا کہ میں گناہوں کا ہوتا
لے بچے کے ساتھ
نفس کی تشبیہ دینے سے
(بقیہ صفحہ آئندہ)

فَاَصْرَفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ اَنْ تُولِيَهَا

اس کو اس کی آرزوں سے روک اور خبردار اس پر جس دھوکہ کو غالب کرنے سے بچو

اِنَّ الْهَوٰى مَّا تُوَلِّىْ يُّضْمِرْ اَوْ يُّبَيِّنْ

جہاں جس پر غالب ہوتی ہے، تو اتر جاتی ہے، یا عیب ناک کر دیتی ہے

وَرَاْعِهَا وَهِيَ فِي الْاَعْمَالِ سَائِمَةٌ

اور اس کی نگہبانی کر کہ اندھ جانور چرنے والے کے ہے

وَ اِنْ هِيَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْغٰى فَلَا تَسِيْمُ

اور اگر وہ چڑھا کہ کو لذت جانے تو اس کو چرنے دے

كَمْ حَسَنْتُ لَدَّةَ الْمَرْءِ قَاتِلَةً

اس شخص نے بار اذیت کو اچھا سمجھا اور وہ انسان کے لئے قاتل ہوئی

مَنْ حَبِثُ لَمْ يَدِرْ اَنْ السَّخْفِ فِي الدَّسَمِ

کیونکہ اُس نے نہ جانا کہ چٹائی میں زہر ہے

وَ اَخْشَ الدَّسَائِسَ مِنْ جُوعٍ وَ مِنْ شَبَعٍ

اور خوف کر رہی چیزوں سے جو بھوک کے رہنے اور پیٹ بھر سے ہونے کی

فَرُبَّ مُخْصَصَةٍ شَرٌّ مِّنَ التُّخْمِ

پیدا ہوتی ہیں اور اکثر بھوکا رہنا بڑا ہوتا ہے بہت کھا لینے سے

وَ اسْتَغْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدْ امْتَلَاَتْ

اور قصداً آنسو آنسو آنسو سے جو بھر گئی ہیں

مِنَ الْحَارِمِ وَالزَّمَّ حَبِيَّةَ التَّدْمِ

حرام سے اور اپنے پر فرض جان نگہبانی آنسو کی حرام سے

رویت مسند احمد

یہ غرض ہے کہ اگر اپنی

خفاقت کے اعتبار سے

مکمل ہے لیکن یہوں کی

طبع تیس کی ملاحت

دکھتا ہے پس کئی نیا

لہجے کا میں کی طرف

ڈال پاتا ہے

لہ فیض اگر نفس سے

ایسے کام صادر ہوں جسے

عجب یا تو سکو دوسرا کام

میں نہ توں کر جس میں اس

کی خواہش کو کچھ فعل ہو

کیونکہ یہاں اوقات سان

بہا ہوں کہ ایک بھوک

کے لئے گستا ہے

سہ یعنی بہت بھوک

اور بہت کھانے دانا

سے ڈرنا چاہئے کیونکہ

کھا ناگہ غفلت کرنا

اور یادداشت روکنا ہے

بہن بھوک بھی نہ ہو کہ

انسان بعض وقت تکاف

بنادیتی ہے

سہ یعنی تیری آنکھیں

جو کھانے سے نہیں

خوف لگی سے لڑنے کے

ذہن کے میں ہوں کر کہ

خالی کر کہ کو روٹنے دے

کے کوئی چیز کو کھانے

پاک کرنے والی نہیں ہے

وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَأَعِصِمَا

اور غلات کر نفس اور شیطان کا اور انکی نافرمانی کر

وَأِنْ هُمَا مُحْضَاكَ النَّصَحَ فَاتِّهِم

اگرچہ تجھ کو نصیحت خالص سمجھیں تو اس کو جھوٹ یقین کر

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصَمًا وَلَا حَكَمًا

اور ان کی اطاعت نہ کر کہ وہ دشمن اور حاکم ہیں

فَأَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصَمِ وَالْحَكَمِ

اور تو جانتا ہے دشمن اور حاکم کے نزدیک کہ کیا ہے

اسْتَغْفِرُ اللَّهَ مِنْ قَوْلٍ بِلا عَمَلٍ

اے توبہ ایسے قول سے جس پر خود عمل نہ کرے

لَقَدْ نَسَبْتُ بِهِ نَسْلًا لِّذِي عَقَمَ

یہ تو ایسا کیا میں نے جیسے بائچھ کے واسطے فرزند بتایا میں نے

أَمْرُكَ الْخَيْرَ لَكِنْ مَا أَتَمَرْتُ بِهِ

میں نے تجھے نیکی کرنے کو کہا اور خود میں نے ہی نہ کی

وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِي لَكَ اسْتَقِم

اور جب خود میں مستقیم نہ ہوں تو میرا کہنا کیا تجھ کو استقامت دے گا

وَلَا تَزُودْتُ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً

اے میں نے مرنے سے پہلے آخرت کا توشہ نہ تیار کیا غفلتوں سے

وَلَمْ أَصِلْ سِوَايَ فَرَضٍ وَلَمْ أَصُم

اور نہ کبھی سوا فرض نماز کے اور فرض روزہ کے اور کچھ کیا

سے یعنی یہاں موت
باجتہاد اور دکان پر
مال ہے ایسا ہی
بے عمل کی تاثیر بھی
میں مال ہے لہذا اپنے
قول سے پناہ لگا جاؤ
میں یہ بھی عمل کیا
ہے اسکے بعد دعا ہے
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اِذَا سَمِعْتُ
اَعْلٰی قَوْلًا ذَا بَعْضٍ اَحْبَبَ
اَنَّا اَنْتَ بِاَمْرِكَ اَسْلَمْتَ
تَغْفِرُ حَاجَتِیْ وَتُبْتَ
اَمْنًا فِی الدُّنْیَا اَحْسَنَ
فِی الْاٰخِرَةِ وَخَسَنَ
عَدَابَ النَّارِ
سے یعنی میں نے جب
تجھ کو نیکی نصیحت کی
اور خود کیا اور تجھ سے
کیا سیدھی راہ چل اور خود
نہ چلا تو ایسے قول میں
سے کیا تاثیر ہوگی
سے یعنی میں نے نہ
روزہ روزہ نہ کی کہ غفلت
نہ جانا اور نہ روزہ
فرض کے سوا کوئی عبادت
تو اقل وغیرہ نہ کی کہ جس
میں عاقبت کی بھلائی
ہوتی۔

ملہ بین برائے
ذات مقدس کے بہت
طرز پر چھوڑ دیا جو تمام
ہات عبادت الہی میں
مضمحل رہتے تھے مگر
پائے مبارک پر رکھ کر
تھے ۱۱

ملہ جل اسکا اللہ
آئندہ کا یہ کہ چھوڑ دیا
طرز الہی جو ناقص رہا
پہنچ کر پھر باقی رہے
اودناؤں کو رہائے الہی
چھوڑ دی انشاء الہی
کیونکہ بڑے بار تکمیل
کیجئے سونے کے کپڑے
کے کپڑے کی طرف سے
گئے لیکن اپنے کپڑے
توبہ کی ۱۲

ملہ جل اس کا
آئندہ کا یہ کہ کبھی
ذہبی ضرورتیں ہوتی
اتنی ہی بلند تھیں ان
سجوں کی طرف انسانی
زاد ہوتی اس سے
کبھی ہی ضرورت ہو کر
عصمت الہی پر بھی
نہیں ہوتی ضرورتیں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرورتیں
دنیا کی طرف سے ہو کر
کبھی ہی کرنا کرنا
ظلمتوں سے تو دنیا بھی
میں نہ ہوتی ۱۳

قصہ

۸

برہنہ شریف

الفصل الثالث

فیصل تیسری ہے

فِي مَدْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تعارف میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ أَحْبَبِي الظَّلَامَ إِلَى

میں نے ظلم کیا اس نبی کی سنت پر جس نے راتوں کو اس قدر عبادت کی

إِنْ اشْتَكَيْتَ قَدْ مَاهُ الضَّرْمُ مِنْ وَرَمٍ

کہ پاؤں مبارک پر آئے سوج سوج کر

وَشَدَّ مِنْ سَغَبِ أَحْشَاءِهِ وَطَوَى

اور باندھا اور پیٹا ناؤں کے سبب اپنے شکم مبارک کو

تَحْتَ الْجَارَةِ كَشَسًا مُتَرَفَ الْأَدَمِ

پتھر سے ایسے شکم مبارک کو کہ نہایت نازک جلتھا

وَرَأَوْتُهُ الْجِبَالَ الشُّمَّ مِنْ ذَهَبٍ

اور پہاڑ سونے کے بن کر آئے کہ آپ کو ہل کریں

عَنْ نَفْسِهِ فَأَرَاهَا أَيُّ شَمِّمْ

اپنی طرف سے سو آپ نے کچھ التفات دیا اور اپنی ہمت عالی رکھی

وَأَكْدَتْ زُهْدَهُ فِيهَا ضَرُورَتُهُ

اور بہت مضبوط کر دیا آپ کے زہد کو پہاڑوں سے ضرورت نے

إِنَّ الضَّرُورَةَ لَا تَعْدُ وَاعِلِي الْعَصَمِ

بے شک ضرورت نہیں غلبہ کرتی ہے عصمت الہی پر

وَكَيْفَ تَدْعُو إِلَى الدُّنْيَا ضُرُورَةٌ مِنْ

اور کیونکہ دنیا کی طرف مائل کرے ضرورت اس ذات اقدس کے

لَوْلَا لَمْ تَخْرِجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

کہ اگر نہ ہوتے تو دنیا بھی نہ ہوتی

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ

سو وہ کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا و آخرت کے سردار

وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عَرَبٍ وَمِنْ عَجَمٍ

اور جن و انسان کے سردار اور دونوں فریقوں عرب اور عجم کے

يَبَيِّنَا الْأَمْرَ النَّاهِي فَلَا أَحَدٌ

بہادری سے نبی - امر معروف - نہی منکر کرنے والے کوئی

أَبْرَأُ قَوْلٍ لَا مِنْهُ وَلَا نَجْمٌ

اُن سا بیجا نہیں نہیں اور ہاں بولنے میں

هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي تُرْجَى شَفَاعَتُهُ

وہی ہیں اللہ کے ایسے حبیب کہ اُن کی شفاعت کی امید ہے

لِكُلِّ هَوٍ مِّنَ الْأَهْوَالِ مُفْتَحٌ

ہر ایک خوف کے وقت جو آنے والے خوف میں

دَعَا إِلَى اللَّهِ فَالْمُسْتَمْسِكُونَ بِهِ

انہوں نے اللہ کی طرف بلایا پس جس نے اُن کا دامن پکڑا

مُسْتَمْسِكُونَ بِحَبْلِ غَيْرِ مُنْفَصِمٍ

تو گویا ایسی مضبوط رسی پکڑی ہے جو کبھی ٹوٹی نہیں

سے یہیت مائل تھا

ہے اس کترین تر

پڑھ کر دیکھ کر نہ مروت

پڑے اللہ ماکان

لی کھڑی دینی دینی

دنیای دنیای دنیای

دنیای دنیای دنیای

سے میل مایا ہے

تین تر پڑھ کر دے

مسدود ہے اللہ

صلی علی محمد و آلہ

من صلی علیہ و آلہ

صلی علیہ و آلہ

صلی علیہ و آلہ

صلی علیہ و آلہ

صلی علیہ و آلہ

صلی علیہ و آلہ

صلی علیہ و آلہ

صلی علیہ و آلہ

صلی علیہ و آلہ

صلی علیہ و آلہ

صلی علیہ و آلہ

صلی علیہ و آلہ

صلی علیہ و آلہ

صلی علیہ و آلہ

صلی علیہ و آلہ

صلی علیہ و آلہ

صلی علیہ و آلہ

صلی علیہ و آلہ

فَاَنَّ النَّبِيِّينَ فِي خَلْقٍ وَفِي خُلُقٍ

نبیوں پر فرق لے گئے نبیقت اور خلق میں

وَلَمْ يَدَّ اِنَّوَهُ فِي عِلْمٍ وَلَا كَرَمٍ

اور دیگر انبیا نہ ان کے علم کو پہنچ گئے اور نہ کرم کو

وَكُلُّهُمْ مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ مُلَمَّسٍ

اور سب انبیاء آپ سے التماس کرتے ہیں

عُرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيمِ

درا سے ایک چٹو یا مینہ سے ایک کھونٹ پانی کی

وَوَاقِفُونَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمْ

اور آپ کے دروازے پہنچ کر کھڑے ہونے والے اپنے رب سے

مِنْ نَّقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحَكَمِ

بسیب آپ کے علم کے ایک نقطہ یا حکمتوں سے ایک حکمت حاصل

فَهُوَ الَّذِي تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُورَتُهُ

سو وہی جس کی کمالیت باطنی و ظاہری اُن پر ختم ہیں

ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيبًا بَارِئُ الرِّسْمِ

پھر حبیب مصلیٰ کے لیے ان کو خلقت کے پیدا کرنے والے نے

مُنْزَهُ عَنْ شَرِيكَ فِي مَحَاسِنِهِ

اپنی خوبیوں میں شریک سے منزہ ہیں سو اُن میں

فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيهِ غَيْرُ مُنْقَسِمٍ

جو جوہر حسن ہے وہ بے تقسیم ہے

لے یہی حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم

انہی کے لیے پڑنا

کسی اور بات پر

انبیا اللہ وند کے برابر

جو بارگاہ کے حضور

میں اپنے اپنے رتبے

میں کھڑے ہوتے

ہیں

میں داخل ہوتے

اور انہی کے لیے

جو یہ حضرت مصلیٰ

حمیدہ ظاہری اپنی

سے موصوف ہوتے

تو جناب باری نے

مرتبہ مجربیت میں جو

اعلیٰ مراتب میں

سے ہے برگزیدہ

فرمایا اور ان سب

صفات میں حضرت

کو ممتاز کیا

دَعَا مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارَىٰ فِي نَبِيِّهِمْ

جو کچھ نصاریٰ اپنے نبی کو کہتے ہیں وہ تو انکو

وَاحْكُم بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيهِ وَاحْكُم

اور جس قدر چاہے آپ کی مدح میں کہہ اور سن

وَأَنْسُبْ إِلَىٰ ذَاتِهِ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ

اور جس قدر چاہے آپ کی ذات کو شرف سے نسبت دے

وَأَنْسُبْ إِلَىٰ قَدْرِهِ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمٍ

اور جس قدر چاہے آپ کے قدر کو بزرگی سے منسوب کر

فَإِنَّ فَضْلَ رَسُولِ اللَّهِ كَيْسَ لَهُ

کیونکہ رسول اللہ کے فضل کی کوئی حد نہیں ہے

حَدٌّ فَيُعْرِبُ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمٍ

جو کوئی کہنے والا اپنے من سے ظاہر کرے

لَوْ نَأْسَبَتْ قَدْرَهُ آيَاتُهُ عِظَمًا

اگر آپ کے رتبہ کے موافق آپ کے معجزے ہوتے جن کی میں

أَحَبِّي اسْمُهُ حِينَ يُدْعَىٰ دَارِسُ الزَّمَمِ

تو آپ کے نام سے زندہ ہو جاتی بوسیدہ ٹہیاں جب بلائی جاتیں

لَمْ يَتَحَنَّنَا بِمَا تَعَى الْعُقُولُ بِهِ

آپ نے ہم پر احکام شریعت اس قدر نہیں رکھے کہ جس سے عاجز و غافل عقلیں

حَرَصًا عَلَيْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَهَمْ

ہم پر کمال شفقت فرمائی تو ہم نہ شک میں پڑے اور نہ حیران ہوئے

۱۔ مائل اس کا اور
وہیت آئندہ کیا ہے کہ
اگر یہ مختصر مملیٰ ملے
وہ اسم کی ذات میں ملے
حیدر میں ہر گز سے
نصاریٰ حضرت مسیحی کو
ہر نامہ کہنے کے میں
نسبت آپ کی شان میں
نکارا اس کے سوا ہر
جی چاہے نسبت کر کرے
انکے اوصاف بعد میں کہ
ان کو کوئی بیان نہیں
سکتا
۲۔ اہیں نصاریٰ کے
باطل خیال کا رو ہے کہ
کے نزدیک آنحضرت کے
رتبہ سے حضرت میں ملے
السلام کا بڑا بڑا کہے
دو نمودوں کا زندہ کرے
ناظم فرماتے ہیں کہ جو رتبہ
ہم انہی کی گرجا پر اپنی
نے عطا فرمایا ہے اگر اس کے
موافق آنحضرت سے ہوتا
ظاہر ہوتے تو قطعاً آنحضرت
نام لینے سے زندہ ہو جاتا
۳۔ چونکہ آنحضرت سلم
انہی امت پر پڑے ہر
تھے لہذا احکام شریعت
ان کو اس قدر مختلف نہیں
فرمایا جس قدر اور رسول
پر کیا یعنی ان کی گرجا میں

أَعْيَى الْوُرَى فَمَمَّ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرَى

آپ کے کمالات کے دریافت کرنے میں ساری خلقت عاجز رہ گئی

لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ فِيهِ غَيْرُ مُنْفَحِمٍ

اپس نہیں دکھائی دیتا قرب اور بُعد میں مولے اپنے نعم کے عجز کے

كَالشَّمْسِ تَطْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بَعْدِ

جیسے آفتاب کو آنکھوں کو دور سے چھوٹا معلوم ہوتا ہے

صَغِيرَةً وَكُلُّ الطَّرْفِ مِنْ أَمَمٍ

اور دیکھو تو آنکھیں غیسرہ ہوتی ہیں

وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيقَتَهُ

اور کیونکر دریافت کرے آپ کی حقیقت دُنیا میں

قَوْمٌ رِيَّامٌ تَسْلَوُا عَنْهُ بِالْحُلُمِ

جو قوم کہ سوتی ہے اور خواب میں تکی کئے ہوئے ہے

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيهِ أَنَّهُ بَشَرٌ

سو علم کی رسائی تو اتنی ہے کہ وہ بشر میں

وَأَنَّهُ خَيْرُ خَلْقِ اللَّهِ كُلِّهِمْ

اور بے شک وہ اللہ کی ساری مخلوق سے بہتر ہیں

وَكُلُّ أُمَّيَ اتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا

اور جس قدر معجزے تمام انبیاء علیہم السلام کو دیئے گئے ہیں

فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ تَوْرِهِ بِهِمْ

سو بے شک آپ کے نور سے ان کو ملے ہیں

ملے چل دروں سے
یہ کہ نہ فرمے کہ ان کے
لو کہے تمام نعمت باہر
خواہ سہانی ہوں یا غیر میں
آفتاب کو دور سے دیکھتے
میں تو چھوٹا معلوم ہوتا ہے
اور قریب سے دیکھیں تو
آنکھیں غیسرہ ہوتی ہیں
ہی آپ بھی اس قدر نورانی
سے غریب گر لوں کہ
بشر میں اور کائنات میں
کو تو عقل حیران ہو جاتی

۱۷ ہے
ملے چل دروں سے
آئندہ کہیے کہ آنحضرت
کے کمالات کا کلام
باوجود اپنے شرم و خجستگی
معلوم نہ کر سکے قرب و بید
لو کہ نہ قرب و خیال کے
اس نسبت سے غلام کی پیچیدگی
معلوم کر سکتے ہیں۔ غایت
الہیہ اس قدر معلوم ہوتا ہے
آپ کو آدم سے پہلے
سے زیادہ بہتر ہیں
ہندگی میں

۱۸ ہے اس بیت اور آئندہ
کی رویت کا ماحول ہے
کہ چھوٹا سا نبی علیہ السلام
سے ظاہر ہوئے تو مجھ کو
قریب پس آنحضرت تک
آفتاب پس آتی دنیا و

متادم کے جنوں سے نقل ظور و زور کی تاک کی ان کو حسب مراتب و کیا اور یہ ظور و زور بھی کے سب لوہاں مایۃ شریعت ہو گئے تو دوسری کے نور سے تمام عالم کو نور کیا

فَاللَّهُ شَامِسٌ فَضِّلْهُمْ كَوَاكِبَهَا

کیونکہ آپ فضل کے آفتاب ہیں اور سب انیس ستارے ہیں

يُظْهِرُنْ أَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

کہ جمالت کی تاب کی میں اس آفتاب کا نور لوگوں کو دکھا رہے ہیں

حَتَّىٰ إِذَا طَلَعَتْ فِي الْكُونِ عَمَّ هَذَاهَا

یہاں تک کہ جب آفتاب طلوع ہوا ہدایت عام ہو گئی

الْعَالَمِينَ وَآخِذَتْ سَائِرَ الْأُمَمِ

جہان میں اور تمام امتیں زندہ کر دیں

أَكْرَمُ مَخْلُوقِ نَبِيِّ رَأْنَهُ خَلْقُ

صلی علیٰ کیا بزرگ ہے آپ کی صورت جس کو خلقِ عظیم نے

بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٌ بِالشَّرِّ مُتَنَسِمٌ

زینت دی ہے کہ حسنِ جبارِ جلوہ گر ہے اور تازہ روئی جبارِ مروج افرا ہے

كَالْزَهْرَةِ فِي تَرَفٍ وَالبَدْرِ فِي شَرَفٍ

تازگی میں جیسے شگرف اور شرف میں جیسے چاندِ رات کا چاند

وَالْبَحْرِ فِي كَرَمٍ وَالْدَّهْرِ فِي هِمَمٍ

بخشش میں دریا کی مانند اور ہمت میں دہر کی مشال

كَأَنَّهُ وَهُوَ فَرْدٌ فِي جَلَالَتِهِ

اور جلالت میں اکیلے ایسے جب بڑے لشکر کے ساتھ ہوں

فِي عَسْكَرٍ حِينَ تَلْقَاهُ وَفِي حَشَمٍ

جب دیکھو تو شان و شوکت اور دیرِ ارسا

لے ہدایتِ جمیوں سے
کہ اخذتِ مسلم اس قدر
علیم اور جوشِ امن سے کہ
اپنے خادموں کو بھی فوض
فراتے اگر کسی سے ایسا
چنچنی تو اس سے بھر گئے
نہ لیتے ۱۱
سے حضرت انس سے
مرا ہے کہیں شاکس
قسم کا ایشیاءِ اخلاص کے
پلن مبارک سے نہ کہ شریک
دیکھا اور کسی سوال بجز
وہ نہیں کرتے تھے ۱۰
سے یعنی آنحضرت کا
بہت فیض اور عظیم تھے
مگر دشمن کی نظروں میں اپنے
میرت تک مسلم ہوتے
کہ اپنے خوف کے ان کے
اعضائیں مشہد پیدا
ہو جائے گا ۱۲

كَانَمَا اللّٰهُ لَوْ الْكَانُوْنَ فِيْ صَدَفٍ

اور جب بات کریں سکرئیں تو دُر کمزوں جیسے سب میں سے ظاہر ہوں

مِنْ مَّعْدِنِيْ مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَهَبْنَسَم

ایک منطق کی کان اور ایک جسم کی کان دونوں کان کے موتی ہیں

لَا ضَيْبَ يَعْدِلُ تَرْبًا ضَمَّ اعْظَمَهُ

آپ کے جسم مبارک کے ساتھ جوئی ملی ہے کوئی اس کی برابر نہیں خوشبو میں

طُوْنِيْ لِنَسْتَشِقِّ مِّنْهُ وَ مَلَّتْنِم

خوشحال اُس کے لئے ہے جو اُسے سونگھے اور چوئے

الفصل الرابع

فصل چوتھی

فِيْ مَوْلَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان میں مولد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

اَبَاكَ مَوْلِدُهُ عَنْ طَيْبٍ عُنْصُرُهُ

ظاہر کر دیا آپ کے نان ولادت نے آپ کے منہ کی پاکیزگی اور خوبی کو

يَا طَيْبٌ مُّبْتَدَاً مِّنْهُ وَ مُخْتَلَم

سبحان اللہ! کیا پاکیزہ کی ہے اول بھی اور آخر بھی

يَوْمَ تَفْرَسُ فِيْهِ الْفُرْسُ اَنَّهُمْ

اس روز جان لیا فارسوں نے کہ وہ ستمی

قَدْ اُنْذِرُوا بِالْحُلُولِ الْبُؤْسُ وَ النَّقَم

اور ہذا ب کے آنے سے ڈرائے جائیں گے

لے حضرت ابراہیم علیہ

موسیٰ علیہ السلام کو اپنے دانوں

سے بٹنے وقت ایسا ہوا

ظاہر ہوا تھا کہ ترب کی

دو ایندھن ہوا جانی

تھیں

سے بھڑکنے لگا ہے

کہ آتش کے مزہ مبارک کی

مٹی پاکیزہ خوشبو میں تھی

لیکن دیا گئے کہ ان کے

کسی کو خوشبو نہیں

سلاہ ہوئی

سے باہر نکلتے ہی

ہے کہ اپنے آئینہ میں

ایسا نہ ہو کہ اپنے منہ میں

ہر جہاں سے آئے گی کہ

خوشبو میں کہ آپ کی

اس کی کہ خوشبو میں

کی وہ نہ ہو کہ میں نے

جب آپ کی بات نہ کر

تھے تو پائیں ان کے

ماتے میں خوشبو میں

ربیع ثانی ۱۲

لکھ نال میں یہ آئینہ

آئینہ کا ہے کہ میں نے

میرا نام کہ نہ رہے تیری

دنیا کو نہ فرماؤ تیرے

برے ستمی ہزار آفات

نازل کرنے میں جیسے

کامل غلام اللہ تعالیٰ

کیا (بقیہ صفحہ آگے)

وَبَاتَ أَيُّوانٌ كِسْرَى وَهُوَ مُنْصَدِعٌ

اور نوشیرواں کے محل کے کنگرے گر گئے اور وہ پھر

گنجلِ اصحابِ کِسْرَى عَزَّ مُلْتَنِمٌ

نہیں ملنے کے جیسے اس کے یار و مرؤہا

وَالنَّارُ خَامِدَةٌ الْأَنْفَاسُ مِنْ أَسْفٍ

اور فاریسوں کی آگ نے ٹھنڈی سانس لی انفسوں سے

عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِي الْعَيْنُ مِنْ سَدَمٍ

اوپر نوشیرواں کے اور نہر ان کی سوکھ گئی ہدیشانی سے

وَسَاءٌ سَاوَةٌ أَنْ غَاضَتْ بِحَيْرَتِهَا

اور نگہیں کیا سادہ کو کہ اس کا پانی سوکھ گیا

وَمُرْدٌ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِينَ ظَمٍ

اور اس پر سے پیاسے پھر گئے غم کرتے ہوتے

كَانَ بِالنَّارِ مَا بِالْمَاءِ مِنْ بَكَلٍ

کوہ آگ غم سے پانی ہو گئی جیسے پانی تر ہوتا ہے

حُزْنًا وَبِالْمَاءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمٍ

اور پانی غم سے ایسا بھڑکا کہ آگ بن گیا یعنی خشک ہو گیا جیسے ٹوٹی مٹی

وَأَجْنُ تَهْتِفُ وَالْأَنْوَارُ سَاطِعَةٌ

اور جن آواز دیتے تھے آپ کے ظہور کی اور انوار بلند ہوتے تھے

وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَعْنَى وَمِنْ كَلِمٍ

اور حق یعنی نبوت ظاہر ہوتی تھی ان انوار سے اور ان کی آواز سے

وہی منور گشت
چوہ بچ کر گئے اور انکے
چہرہ زوال سے مقلقا
سرو ہو گیا اور ہوشی حرکت
پس کی خشک ہو گیا اور
باشعہ شرکے پاس
ہو گئے
سہ بیٹے آخر کے لئے
ولادت سے سوچیدہ ہوئے
برائے لاکھ میں تپتا
پانی کی اور پانی میں
خاموشی لگ کر رہ گیا
سہ بیٹے غفلت کی
ولادت اور نبوت کی بناء
جنوں نے ہی لوگوں پر
ظاہر کی اور لوگوں میں
نور انوار کی عطا
جو انبیاء و ائمہ کی کتب
میں ہر حق ظاہر ہوئے
گیس

عَمُوا وَصَلُوا فَاَعْلَانُ الْبَشَائِرَ لَمْ

اندھے اور بہرے ہو گئے کافر کہ انہوں نے خوشخبریوں کے

سَمِعُوا وَبَارِقَةُ الْاَنْدَارِ لَمْ تَشْمُ

اعلان نہ سنے اور ڈرائے کی بجلیاں نہ دیکھیں

مِنْ بَعْدُ مَا اَخْبَرَ الْاَقْوَامَ كَاھِمُھُمْ

بعد اسی کے کہ ان کے کانہوں نے خبر دی تھی

بَاَنْ دِيْنُھُمْ الْمَعُوجَةُ لَمْ يَقْمِرْ

کہ ان کا دین کج ہو گیا ایسا کہ قائم نہ ہو گا

وَبَعْدُ مَا عَايَنُوْا فِي الْاَفُقِ مِنْ شَيْبٍ

اور بعد اس کے کہ افق آسمان سے آگ کے شعلہ کرتے نظر آئے

مُنْقَضَةً وَفَقِ كَافِي الْاَرْضِ مِنْ صَنْمٍ

اس کے بوائے زمین میں بخت اوندھے جو کہ گر پڑے

حَتّٰی عَدَا عَنْ طَرِيقِ الْوَحْيِ مُنْهَرَمٌ

یہاں تک کہ وحی کی راہ سے بھاگتے تھے

مَنْ الشَّيَاطِیْنِ يَقْفُوْا اَثَرَ مُنْهَرَمٍ

شیاطین ایک دوسرے کے

كَانَھُمْ هَرَبًا اَبْطَالُ اَبْرَھَةَ

گویا وہ شیاطین بھاگنے میں ابرہہ کا لشکر تھا

اَوْ عَسْكَرٌ بِالْحَطٰی مِنْ رَّاحِیْہِ رَمٍ

یا وہ لشکر تھا جس پر آپ نے نکر مارے تھے

لے ڈیل سے بہتر

آئندہ کا یہ سب کچھ ہی تھا

قوتیں غیر سبب پہنی

مقتدا کے ان سب دھڑا

سے امانت اور بہرے بن

مجھے باوجود دیکے کہ ان

ہم مشرکین کو نہ ہوئی

کہ واپس آ کر دین باطل

مٹا دے ہرگز نہ تم نہیں

ہوئے کہ اور ساروں کا

آج کل شیاطین کی طرف

مگر اور توں کا سرگرموں

زمین پر نہ آ کر ڈول رہا

آؤ آرائے کے مٹا دے

تھے لیکن کافر نے نہ تھا

کی طرف داخل خیال نہ کیا

اور ان کی گریہیں نہ

سے حاصل یہ آؤند

آئندہ کا یہ ہے کہ حضرت

صلیہ کی لڑائی کے وقت

آج کل سے نہ لڑا تھا

پران کہ کہنے لگے تو یہ

نارے خود کے اپنے ہی تھے

جیسا کہ حکم کی کادی گویا

مقتدا جیسے شعلہ شعلہ

مکہ منظر پر چڑھ آئے تھے

ابابیلوں نے کھانڈی کو

چھوٹی چھوٹی نکر توں

تباہ کر دیا تھا باجگاہا

ایسا فوجیا کا کائنات

دیکھ بھنگ آؤند

نَبَذَ اِيْهِ بَعْدَ تَسْبِيْحٍ بِطَنِهِمَا

ان کنکروں کا پھینکا تھا بعد ان کے تسبیح کرنے کے دست مبارک میں

نَبَذَ التَّسْبِيْحُ مِنْ اَحْشَاءِ مُلْتَقِمٍ

جیسے حضرت یونس تسبیح کرنے والے کو پھینکا انہوں نے لقمہ کرنے والے کے

الفصل الخامس

فصل پانچویں

فِي ذِكْرِ يَمِيْنٍ دَعَوْتِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ذکر میں آپ کے دعوت مبارک کے رحمت اللہ کی ان پادشاهوں پر

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْأَشْجَارُ سَاجِدَةً

آئے درخت جب آپ نے بلایا سجدہ کرتے ہوئے

تَسْبِيْهِ اِلَيْهِ عَلَى سَاقٍ يَدًا قَدَمٍ

اپنی پسلیوں پر چلے آئے ہون پاؤں کے

كَانَ سَطْرُ سَطْرٍ لَبَّا كَتَبَتْ

گویا ان درختوں کی شاخوں نے راہ کے درمیان

فُرُوْعُهَا مِنْ بَدْيِ الْخَطِّ فِي الْقَم

ایک تار خط سے آپ کے کمال کے

مِثْلُ الْغَمَامَةِ اَتَى سَارَ سَائِرَةٍ

مانند ابر کے مگھوں کے سر پر جاتا تھا جہاں آپ جاتے

تَقِيْهِ حَرٌّ وَطَيْسٌ لِلْهَجِيرِ حَيٍّ

حفاظت کرتا تھا گرمی میں دوپہر کو موسم گرمی میں

دعا میں مقرر شدہ

و اتقدیر میں حضرت کی

مکملوں سے ہمارے لئے

و کنکریاں حضرت کے

دست مبارک کے تسبیح

پڑھنے کے ساتھ ایسی

گرتی تھیں کہ جیسے قطر

یونہی چلنے کے لئے

جیسے پتے ابر کے تھے

مطابق روایات مشہورہ

میں ہے کہ بہت مرتبہ

حضرت نے بلایا اور درخت

خدا کے حکم سے چل کر آیا

آپ کی ہر پرگاہی کی

اور اپنی جگہ پر چھو جا کر قائم

ہوا

مطابق امام سیوطی نے

لکھا ہے کہ جب حضرت

وصوبہ میں چلے گئے تو

آپ کے رساہک پر ابر

سایہ کرنا تھا

اَتَسْمُتُ بِالْقَبْرِ الْمُنْشَقِ اِنْ لَهٗ

اِس قسم کیا ہوں تھی کہ چاند منی ہوا آپ کے مرنے سے

مِنْ قَلْبِهٖ نَسْبَةً مَّبْرُوْرَةً الْقَسَمِ

اے آپ کے قلب سے نسبت ہے

وَمَا حَوٰى الْغَارُ مِنْ خَيْرٍ وَّمِنْ كَرَمٍ

اور یا کر اُسے جو غار نے خیر و کرم کیا جب اُس میں آپ چھپتے تھے

وَكُلُّ طَرَفٍ مِّنَ الْكُفَّارِ عَنْهُ عَمٍ

اور سب کافروں کی آنکھیں انہی ہو گئیں کہ آپ کو نہ دیکھا

فَالصِّدِّقُ فِي الْغَارِ وَالصِّدِّيقُ لَمْ يُرَيَا

نوصی یعنی آپ اور صدیق دونوں غار میں تھے اور ان کو نہ دکھائی دیتے تھے

وَهُمْ يَقْبَلُوْنَ مَا بِالْغَارِ مِنْ اَدَمٍ

اور کافر کہتے تھے کہ غار میں کوئی نہیں ہے

ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوْتَ عَلٰی

انہوں نے گمان کیا کہ مگلی نے آپ پر جا، نہیں تا اور کیڑے لے

خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسَجْ وَلَمْ تَنْحَمْ

انہ سے نہیں دیئے کبر پہلے سے یوں ہی ہے

وَقَايَةُ اللّٰهِ اَغْنَتْ عَنْ مُضَاعَفَةِ

اللہ کی نگہبانی نے آپ کو بے پروا کر دیا زہروں

مِّنَ الدَّرْوَعِ وَعَنْ عَالٍ مِّنَ الْاُطَمِ

اور چلتوں تربر سے اور بلند قلعوں سے

لے جو کہ جانا کے
شاہد و دیکھنے والے
آپ کے دل کا کہ جو دل
علیہ السلام نے پیر شہزادہ
نفسا نے پائے ان کا
پس جانے کہ آپ کو دل ہے
ایسی نہایت پر ہوتی
کہ اگر کوئی جانے کی نہ چاہے
تو اس کی قسم تھی جو میں نے
سنا ہے کہ تم کہنا سناؤں
آغوشِ علم اور دیکھنے
صدیق کبریا کی کہ حکم
پروہی کے غار میں
ہرگز نہ دن کفار کے
خوف پر شہدہ مجھے
سے منہ نہ پھرتے کہ
جب آپ نے حضرت صدیق
اکبر کو دیکھا وہ
اور کفار نے اچھا کیا
اور لوگوں کو صدیق کفار کو
کہنے لگے کہ تو آپ کی دنیا
نہایت پر ہوتی ہے
جہاں ان اور دامن اور
پہاڑ جیسے کہ ترے گھر بنا کر
لشکر سے گناہ کو دیکھ کر
کہنے لگے کہ اگر اس غار میں
کوئی بات تو یہ حال اور کبر
کے نشہ سے ملاتے رہتے
یہ کہ کہیں ہو گئے اور
آپ نے سلاستی کو دیکھ کر
مشرف فرمایا

مَا سَأَمَنِي اللَّهُ رُضِيًّا وَاسْتَبْرْتُ بِهِ

خود پر زمانے نے جب کسی رنج و خواری کا ستم کیا اور میں نے اس کی پناہ لی

إِلَّا وَنِلْتُ جَوَارًا مِنْهُ لَمْ يُضْم

اور حمایت میں آگیا اور اس کے ستم سے بچ گیا

وَلَا التَّمَسُّتُ غَنَى الدَّارَيْنِ مِنْ يَدِهِ

اور میں نے جب آپ سے دنیا کی تو تگری جا ہی ہے ہر دو پاسے

إِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدَى مِنْ خَيْرِ مُسْتَلَم

بجائے کہ اس دست مبارک کے جوہر دستوں سے بہتر ہے

لَا تُنْكِرُ الْوَحْيَ مِنْ شُرُوبِيَاءَ إِنَّ لَهُ

انکار نہ کر آپ کے وحی ہونے کا خواب میں کہ آپ کا قلب مبارک

قَلْبًا إِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ لَمْ يَنْمِ

نہیں سوتا تھا جب آپ کی دونوں آنکھیں سوتی تھیں

وَذَلِكَ حِينَ بُلُوغٍ مِّنْ ثُبُوتِهِ

یہ تو آپ کی نبوت کے بلوغ کا وقت تھا

فَكَيْسَ يُنْكِرُ فِيهِ حَالُ مُحْتَلِم

اور بالغ ہونے کو خواب دیکھنا لازم ہے

تَبَارَكَ اللَّهُ مَا وَحَّى بِمُكْتَسَبٍ

بزرگ ہے اللہ وحی کسب سے حاصل نہیں ہوتی

وَلَا نَبِيٍّ عَلَى غَيْبٍ بِمُتَّهِم

اور نہ کوئی نبی کہیں غیب کی خبر دینے سے نہمت کیا گیا

سے جاننا چاہئے کہ
یہ آنحضرتؐ کے
جات میں وہ لوگ آتا
ہے اسی طرح ہر انتقال
کے بھی اس کا اثر آتی ہے
سے روایات مشورہ
میں ہے کہ آنحضرتؐ کے
شرع میں ہم آگاہی
کے لئے کلامِ خواب میں ظہر
ہوئے بہت جس بات کے
آنحضرتؐ خواب میں دیکھتے
تھے صبح صادق کی آمد
ظاہر ہو جاتا تھا اور
کے سونے کے وقت
آپؐ کی آنکھیں جلتی تھیں
اور دل بیدار رہتا
تھا
سے یعنی نبوت کا
رہبر کسی امر نہیں ہے
بلکہ یہ خداوندات ہے
جس کو چاہے ہے

الْفَصْلُ السَّادِسُ

چھٹی فصل

فِي ذِكْرِ شَرَفِ الْقُرْآنِ

بیان میں شرافت و بزرگی قرآن کے

دَعْنِي وَوَصِفِي آيَاتِ لَّهِ ظَهَرَتْ

مجھے وصف بیان کرنے سے حضرت کے معجزے جو ان سے ظاہر ہوئے

ظُهُورُ نَارِ الْقُرْآنِ لِيَجْلَا عَلَى عِلْمِ

جیسے شب کو پہاڑ کے اوپر نہانی کی آگ ظاہر ہوتی ہے

فَالَّذِي يُزِدُّهُ حُسْنًا وَهُوَ مُنْتَظَمٌ

پس مرتیل کی خوبی زیادہ ہوجاتی ہے پروردے سے

وَكَيْسَ يَنْقُصُ قَدْرًا غَيْرُ مُنْتَظَمِ

اور نہ ہونے سے بھی کچھ تار کم نہیں ہوتی ہے

فَمَا تَطَاوَلَ أَمَالُ الْمَدِيحِ إِلَى

پس مدح کرنے والے کی آرزوئیں کیوں نہ بڑھیں اس چیز کی طرف

مَا فِيهِ مِنْ كَرَمِ الْأَخْلَاقِ وَالشَّيْمِ

جو آپ کے اخلاق بزرگ اور خصلتوں میں ہیں

آيَاتُ حَقِّ مِنَ الرَّحْمَنِ مُحْدَثَةٌ

آیات حق کے ہیں رحمن سے محدث

قَدِيمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوفِ بِالْقَدِيمِ

قدیم معنی اس نے صفت اس کی ہیں جو موصوف ہے قدیم سے

ملے مائل اس کے
 اور یہ کہ تندر کا ہے کہ
 اگر پہرے رات کے پہلے جس
 پر ظاہر میں بیان کی
 ضرورت نہیں لیکن اس
 بیان سے اپنے کام کا
 نیت مقصود ہے و
 ملے مائل ان دونوں
 کا یہ کہ گویا کہ کلام
 جن کو خداوند مجسم ہے
 وقت کے صفت کے
 مناسب و متناسب
 محفوظ ہے جسی صلی اللہ علیہ
 وسلم پر نازل کیا ہے بنا
 نزل اور تار کے عائد
 میں لیکن فی حدیث حدیث
 القاد و صافی کے قدیم
 کیونکہ قرآن مجید میں ہے
 کلام ہے جو قدیم ہے
 اور یہ کہ قدیم ہے جسکی
 ضرورت اس سے ترقی
 نہیں کہتے اور اصل کیا
 اور احوال پہلے اسوں سے
 خبردار کرنے والے ہیں

لَمْ تَقْتَرِنْ بَرْمَانٍ وَهِيَ مُخْبِرُنَا

انہیں قریب زمانے کے اور ان سے ہم کو خبر دیتے ہیں

عَنِ الْمَعَادِ وَعَنِ عَادٍ وَعَنِ إِرَامٍ

آخرت کی اور اولاد عاد اور ارم کی

دَامَتْ لَدَيْنَا فَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجَزَةٍ

ہمیشہ رہیں گے ہمارے پاس یہ معجزے سب نہیں کے

مِّنَ النَّبِيِّينَ إِذْ جَاءَتْ وَكَلَّمَ تَدَمَّ

معجزوں سے فائق ہیں کہ ان کے معجزے پڑتے اور نہ سہ

مُحْكَمَاتٍ فَمَا يُبْقِينَ مِنْ شُبَّهٍ

قرآن کے ایسے حکمت ہیں کہ کسی دشمن کے لئے جائے شبہ نہیں

لِذِي شِقَاقٍ وَلَا يَبْغِينَ مِنْ حَكَمٍ

اور نہیں چاہتی ہیں کسی حاکم کو کہ فیصلہ کرے

مَّا حُورِبَتْ قَطُّ إِلَّا عَادَ مِنْ حَرْبٍ

ان آیات سے جب کسی دشمن پرترین دشمنان نے

أَعْدَى الْأَعَادِي إِلَيْهَا مُلْقَى السَّلَامِ

جنگ کی تو وہ یاد آیا صلح کرتا ہوا

رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوَى مُعَارَضِهَا

ان کی بلاغت نے معارضہ کرنے والے کو ایسا رد کیا ہے جیسے

رَدَّ الْغَيُورُ يَدَ الْجَانِي عَنِ الْحَرَمِ

مرد غیرت دار گناہ کرنے والے کا ہاتھ اپنی حرم سے رد کرتا ہے

۱۔ یعنی یہ آیات چلے
سب سہادی پر جرتیں
انہی کلام پر نازل ہوئی
ہیں وقت کے لئے ہیں
کہہ کر ان کے احکام سب
اس کلام کے
منسوخ ہو گئے ہیں
۲۔ یعنی جو کفر نہ
انہا سے کرنا روٹی ہو
ہو کر اس کو م کی خوبی
جس قدر کہے تو اس
کو اس کلام کی ہر کی
قسم کا شبہ باقی نہ رہے
کسی اور دلیل کی اس
ضرورت پڑے
۳۔ یعنی جس شخص نے
اس کلام کے ساتھ
کیا انجام کار اپنے غور
آفر کیا ہے اور اس کی
بلاغت کا قائل ہوا
۴۔ یعنی ہر سہار
غیرت دار اپنی اہل کی
و حرمت کو غیروں سے
بچاتا ہے ایسا ہی اس
کلام کی فصاحت
بلاغت بھی ہر سہار
کے دعویٰ کو باطل کر
دیتی ہے

لَهَا مَعَانِ كَمْ وَجَّهٍ الْبَحْرِ فِي مَدَدٍ

اُن آیات کے ایسے معانی ہیں جیسے دریا کی موجیں ایک دوسرے کی مدد کرتی ہیں

وَفَوْقَ جَوْهَرِهِ فِي الْحُسْنِ وَالْقِيمِ

اوردن آتی ہیں اس دریا کے جوہر سے حسن و قیمت میں

فَمَا تَعُدُّ وَلَا تَحْصِي عَجَائِبُهَا

پس شمار نہیں کئے جاسکتے قرآن شریف کے عجائب اور حالات کے ساتھ

وَلَا تُسَامُ عَلَى الْإِكْثَارِ بِالسَّامِ

اُن عجائب کی خریداری نہیں کی جاتی ہے باوجود بہت ہونے کے بلکہ خواہش سے

قَرَّتْ بِهَا عَيْنٌ قَارِيَهَا فَقُلْتُ لَهُ

اُس کے پڑھنے والے کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں میں نے اُس سے کہا

لَقَدْ ظَفَرْتُ بِمَحْبِلِ اللَّهِ فَأَعْتَصِمِ

کہ تو مجھے نصیب والا ہے خوب مضبوط رہ ان پر ان میں جینکل مار

إِنْ تَنْتَلِهَا خِيفَةٌ مِّنْ حَرِّ نَارٍ لَّظَى

اگر تو نے وہ آیتیں پڑھیں آتش دوزخ کے خوف سے

أَطْفَأَتْ حَرَّ لَظَى مِنْ وَرْدِهَا الشَّيْمِ

تو تو نے وہ آگ بجھادی اُن آیات کے سرد پانی سے

كَأَنَّهَا الْحَوْضُ تَبَيَّضُ الْوُجُوهُ بِهِ

گویا وہ آیات کریمہ حوضِ کثر ہیں جس سے منہ سفید ہوتے ہیں

مِنَ الْعَصَاةِ وَقَدْ جَاءُوهُ كَالْحَمَمِ

گنہگاروں کے جو ہونگے کالے مانند کونٹوں کے

لہ حاصل نہیں ہے

اور ان کے کلام کا یہ ہے کہ کہا

کلام پاک کے جملہ معانی و

کے گہر ہوں سوچی ہے بنا

ہیں اور اس کے عجائبات

بھی نہیں کے احاطہ

تقریر و تفسیر میں نہیں آسکتے

اور کسی کامل انسان کا کام

کے بارگاہِ اوتار کرنے

سے نہیں گہرا ۱۱

۱۲ امام ربانی نے لکھا

ہے کہ جس شخص کے سینہ

میں یہ کلام پاک موجود

ہوگا ہرگز آگ دوزخ کی

اسکو نہ جلائے گی ۱۳

۱۴ جیسے حوضِ کثر

تیار کئے دن گناہگار

مومنوں کے ہر آنکھ کو

آتش دوزخ سے سیاد

ہونے کو روشن کرنے کا

ایسا ہی قرآن مجید بھی

اپنے تمام آیتوں کے ذریعہ

دلوں کو چمکاتا و روشنی

سے سیاد ہوجاتے ہیں

منور کر دیتا ہے ۱۵

وَالصَّارِطُ وَالْمِيزَانُ مَعْدَلَةٌ

اور عدل میں جیسے موازن ہیں اور میزان ہیں کہ ان کے

فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَفُهم

سوائے لوگوں کے واسطے عدل قائم نہیں ہو سکتا ہے

لَا تَجِبُنْ لِحُسُودٍ زَاوٍ يُذَكِّرُهَا

تغیب نہ کرے اگر حاسد . انکار کرے

تَبَاهِلًا وَهُوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِم

جان بوجھ کر کہ وہ خوب نزدیک ہے اور سمجھا ہوا ہے

قَدْ تُنْكَرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ زَوَاكِرِ

ایک نہ کہ آنکھ انکار کرتی ہے آفتاب کا بیب مرض زد کے

وَيُنْكَرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمٍ

اور نہ آسپ شہری کے مزے کا انکار کرتا ہے بیماری کے سبب سے

الْفَصْلُ السَّابِعُ

فصل ساتویں

فِي ذِكْرِ مَعْرِجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان میں معراج نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

يَا خَيْرَ مَنْ يَمَّمُ الْعَافُونَ سَاحَتَهُ

اے بہتر اُن ہیں جن کے فضا کا لوگ احسان طلب قصد کرتے ہیں

سَعِيًّا وَفَوْقَ مُتَوْنِ الْأَيْتُنِ الرُّسَمِ

دوڑے آتے ہیں پیادے اور سوار اونٹوں پر پے درپے

لے یعنی جیسے عمارت
ہویران بنائے وہ منزل
اور کافروں میں فرق پیدا کر
دیگا ایسا ہی یہ ملک ہوگا
مجھ میں کوئی ناسخ سے بڑا
کر دیتا ہے ۱۲

ملہ یعنی قریب کی بات
منہ پر کہ گناہوں کا ہمہ یک
کی خوبیوں کا انکار کریں
کیونکہ ان کا انکار کر کے
منہ پر کہ بعض غائب کر دے
انکی فضا میں فراخوں کی
شام سے ہے اور ہیں بات
سے انکی نظر کیونکہ انکی فضا
میں کچھ نقصان نہیں آتا
جیسے درد سے یا کچھ کوئی
کو نہیں کہ کچھ کچھ کچھ
کا نہ کہ نہیں سے نکلا
کر ہے لیکن اس سے
آفتاب میں فضاں یا ایما
ہے اور وہ آسپ شہری
ملہ چونکہ ان آیات
میں ناظم رحمداد کو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے معراج مبارک کا بیان
کرنا مطلوب ہے لہذا مختصر
صلی اللہ علیہ وسلم کی گنجائش
میں خطاب کر کے عرض
کرتے ہیں کہ اے میرے
برادر کوئی بیٹو اے اگر کوئی
دین پر موصوفہ آستانہ

وَمَنْ هُوَ الْآيَةُ الْكُبْرَى لِعُتْبَارِ

اور اے وہ ذات مبارک آیت کبریٰ وہی ہے عبرت والے کے واسطے

وَمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمَى لِمُغْتَنِمِ

اور وہی ہے نعمت عظمیٰ غنیمت کئے والے کو

سَرِيَتْ مِنْ حَرَمٍ لَيْلًا إِلَى حَرَمٍ

سیر فرمائی تھیں ایک شب حرم مکہ سے بیت المقدس کی حرم کی

كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِي دَاخِلِ مِنَ الظُّلَمِ

جیسے چودھویں رات کا چاند اندھیری رات میں

وَبِتَّ تَرْقَى إِلَى أَنْ بَلَغْتَ مَنَزِلَةً

اور ترقی کئے گئے یہاں تک کہ پہنچے قلاب قوسین کے

مِنْ قَابِ قَوْسَيْنِ لَمْ تَذَرِكْ وَلَمْ تَرْمِ

رتبہ کو جو نہ اور اک کیا جا سکا اور نہ طلب کیا جا سکا

وَقَدْ مَنَّكَ جَنِيْعُ الْأَنْبِيَاءِ بِهَا

اور اس رتبہ کے سبب انبیا و مرسلین نے

وَالرُّسُلُ تَقْدِيْمَ مَخْدُومٍ عَلَى خَدَمِ

آپ کو مقدم کیا جیسے خادم اپنے مخدوم کو مقدم کرتے ہیں

وَأَنْتَ تَخْتَرُقُ السَّبْعَ الطَّبَاقَ بِهِمْ

اور آپ طبقات کرتے چلے گئے ساتوں طبق آسمان کے

فِي مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيهِ صَاحِبُ الْعِلْمِ

اس طرح ان میں جیسے ایک لشکر کہ اس کے صاحب نشان آپ ہیں

(ایضاً یہ مسمو کر فرشتہ)

کے اسمائے دوزل

جہاں سے نہ نکلے گی تیری

ذات مقدس نے سورج

کی رات میں کر منظر ہے

بیت المقدس تک نور

پھیلوا رہے جیسے چرخ

رات کا چاند ظلمت

کو منور کر دیتا ہے ۱۱

سلطہ میں آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم شیعہ معراج کو

لیے مقام قرب انبی پر

تقدیر فرما رہے ہیں

مقام کو کوئی اور اگر کھٹا

ہے اور کوئی اسی ملک کی

جڑت کھٹا ہے شب

مورج بقول اکثر شب

۱۲ و مرتبہ ۱۱

سلطہ ملاح البزورین

مذکور ہے کہ حضرت مسلم

نے جہانیا کو بیت اللہ

میں نماز پڑھائی اور ہر ایک

پہنچنے پر اپنے نماز ل

تک حضرت کے براہ رہے

چنانچہ آدم آسمان مالک

اور عیسیٰ اور یحییٰ دوسرے

تک اور ہر صفیہ تک

اور ادریس جو تھے تک اور

ہارون یاکوب یوسف

چھ تک اور باہر سنا زین

تک یہ سب کے کھٹے تھے

عالیٰ شرف ہے کہ ان کو شرف

کسی نبی رسول کو ملائے بغیر

کی لائق ہی نہ ہوتے تھے

حَتَّىٰ إِذَا الْمَتَدَعُ شَاوَا السُّتَيْبِ

یہاں تک کہ باقی نہ رکھا پیش جانا کسی آگے جانے والے کا

مِنَ الدُّنُو وَلَا مَرَقًا لِّسُتَنِمْ

نزدیکی میں اور نہ بالا جانے والے کا بالا جانا

خَفَضَتْ كُلَّ مَقَامٍ بِإِلْضَافَةٍ إِذْ

بر مکان کو آپ نے بہت کیا جیسے اضافت سے زیر ہوتا ہے

نُودِيَتْ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْفُرْدِ الْعَلَمِ

اس لئے کہ آپ بلائے گئے بلند پر جیسے نادری مفرد علم رفع سے پڑھا جاتا ہے

كَيْمَا تَقْوُزُ بِوَصْلِ أَيْ مُسْتَزِرِّ

یہاں تک کہ بہرہ ور ہوئے ایسے وصال سے جو کمال پرستیدہ ہے

عَنِ الْعَيُونِ وَسِرِّ أَيْ مُكْتَتِمِ

آنکھوں سے اور ایسے راز سے جو نہایت پوشیدہ ہے

فَخَرَّتْ كُلُّ فَخَّارٍ غَيْرِ مُشْتَرِكٍ

پس چل پڑے آپ کو سب ایسے رتبے جو باعث غریب اور ان میں کوئی شریک نہیں

وَجُزَّتْ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرِ مُزْدَحَمِ

اور گزرتے ہر مقام میں کہ وہاں کوئی اور نہ تھا

وَجَلَّ مَقْدَارُ مَا وُلِّيْتَ مِنْ رُتَبٍ

اور بہت ہی بزرگی میں وہ رتبے جو آپ کو دیئے گئے

وَعَزَّ إِذَا رَاكَ مَا أُولِيْتَ مِنْ نَعَمٍ

اور کسی کے ادراک میں نہ آئیں وہ نعمتیں جو آپ کو عطا ہوئیں

۱۔ حاصل دونوں
۲۔ چونکہ یہ کہ برتر ہے
۳۔ مقرب کے مقام سے
۴۔ بالا مقام پر پہنچنے کی قدرت
۵۔ معلوم جس سے آپ
۶۔ مخصوص ہوئے تھے کہ بزرگ
۷۔ ہوئے ایسی ذات کے جو
۸۔ آنکھوں پر شید ہے
۹۔ اوّلین جیسے ایسے مازہ
۱۰۔ جس سے کوئی غور نہیں
۱۱۔ علیٰ ہدیٰ فراہم کیا، آنکھوں
۱۲۔ سے ایسی نعمتوں کو جو چاہے
۱۳۔ غریب اور آپ کا کوئی کہ
۱۴۔ میں شریک نہیں اور پہنچ
۱۵۔ گئے آپ ایسے مقام
۱۶۔ تک جس میں اور کوئی نہ تھا
۱۷۔ علیٰ ہدیٰ پہنچے ہوئے
۱۸۔ درجوں کو چلایا آپ
۱۹۔ نے جن کا اور انہیں
۲۰۔ ہو سکتا ہے علیٰ العروس
۲۱۔ دیدہ گئی کہ صرف آپ
۲۲۔ ہی اس نعمت سے محروم
۲۳۔ ہیں اور کسی کو دنیا میں
۲۴۔ یتیم چل نہیں سکتا

بُشْرَىٰ لَنَا مَعَشَرَ الْإِسْلَامِ إِنَّ لَنَا

اے گروہ اسلام تم کو بہت بشارت ہے کہ ہمارے واسطے

مِنَ الْعِنَايَةِ رُكْنًا غَيْرَ مُنْهَدِمٍ

ایسا رکن عنایت کیا ہے جو نہ کبھی خراب ہو نہ گرے

لَمَّا دَعَىٰ اللَّهُ دَاعِيَنَا لِطَاعَتِهِ

جب بلایا اللہ نے ہمارے بلانے والے کو اپنی عبادت کو

بِأَكْرَمِ الرُّسُلِ كُنَّا أَكْزَمَ الْأُمَمِ

بزرگ ترین پیغمبروں کا کیا نام اور ہم بزرگ ترین امتوں کے ہوئے

الْفَصْلُ الثَّامِنُ

فصل آٹھویں

فِي تَرْكِ جِهَادِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان میں جہاد کرنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

رَاعَتْ قُلُوبَ الْعَدَىٰ أَنْبَاءُ بَعَثَتْهُ

دشمنوں کے دل ڈرا دئے اُن کے نبی ہونے کی خبر نے

كُنْبَاءٍ أَجْفَلَتْ غُفْلًا مِّنَ الْغَنَمِ

جیسے ایک بکری غافل ڈر جاتی ہے اور بھگتی ہے بکروں سے

مَا زَالَ يُلْقَاهُمْ فِي كُلِّ مُعْتَرَكٍ

آپ ہمیشہ جہاد کرتے ہیں کافروں سے ہر مسرکہ میں

حَتَّىٰ حَكُوا بِالْقِنَابِ الْحَمَاءَ عَلَىٰ وَضْعِهِ

یہاں تک کہ کافریزوں پر یوں مسوم ہوتے تھے جیسے گوشت لٹکایا جاتا ہے نیز دل

سے ناظم آپ کے کاتے
کے بیان کے بعد فرماتے
ہیں کہ گروہ اسلام پر
فرد خداوند تعالیٰ کی بڑی بشارت
ہے کہ ہمارے پیغمبر کا
دین میں قیامت تک
مستحق نہیں ہو گا
اللہ تعالیٰ خداوند تعالیٰ
نے ہمارے پیغمبر کو جہاد
نبیاً فیصلت بخشی ہے
تو حضور ان کی امت بھی
اور امتوں کی فیصلت
نکلتے والی ہے چنانچہ
آکر یہ کم خیر امت
اس پر دال ہے
اللہ امام برحق نے بھی
ہم کو آفرین فرمایا ہے
کعبہ پر خداوند تعالیٰ
کی بڑی مدد ہے کہ
کفار مشنوں کے راستوں
سے ڈرتے ہیں
اللہ تعالیٰ بخیر فرماتے
کفار کہ غزوات میں اس
قدر قتل کیا کہ کفار دنیا
پر ایسے بے چین حرکت
معلوم ہیں جیسے غریبوں
کے تختوں پر گروہ شریف
معلوم ہوتا ہے ۱۱

وَدُّوا الْفِرَارَ فَكَادُوا يُعْطُونَ بِهِ

بھاگنا دوست رکھتے تھے اور قریب تھا کہ رشک کو اس پر

اَشْلَاءَ شَالَتْ مَعَ الْعُقْبَانِ وَالرَّحِمِ

جن کے گوشت عقاب اور آدر بندے اوپر لے گئے

تَضَيَّ الْيَالِي وَلَا يَدْرُونَ عَدَّتْهَا

راتیں گزرتی تھیں اور کافر نہ جانتے تھے اُن کے شمار

مَا لَمْ تَكُنْ مِنْ يَالِي الْأَشْهُرِ الْحَرَمِ

جب تک راتیں اُن مہینوں کی نہ تھیں جن میں لڑائی حرام ہے

كَانُوا الدِّينُ ضَيْفٌ حَلَّ سَاحَتُهُمْ

گویا دین اسلام ان کے گھروں میں ایسا مہمان آیا ہے

بِكُلِّ قَرْمٍ إِلَى لَحْمِ الْعَدَى قَرَم

ہر سدا پر کر دشمنوں کے گوشت کھانے پر بہت حرص ہے

يَجْرُ بِحَرْ خَيْسٍ فَوْقَ سَاحَةِ

دبائے جٹ جو خوش رفتار گھوڑوں پر ہے ان کو کھینچتا ہے اور

تَرْمِي بِسَوْجٍ مِنَ الْأَبْطَالِ مُلْطَمِ

ہماروں کی موج کر پھیلتا ہے تھپڑیں لگاتا ہوا

مِنْ كُلِّ مُنْتَدِبٍ لِلَّهِ مُحْتَسِبِ

ہر اجابت کرنے والا اللہ سے امید رکھنے والا ہے

يَسْطُو بِحُسْتَاوِلٍ لِلْكَفْرِ مُصْطَلِمِ

حملہ کرتا ہے کانسروں کو جڑ سے اکھیڑنے کا اکھیڑنے میں

لے لیں کنا کر زمین

پر ہزار ہا رستا اور کرا

آندوں میں تھے کرا کئے

اگر ہم دھڑلے کر لے سکتے

ماتے جو پرند جانوں

سے چنگوں میں ہوتے

میں تو اب اس مذاہب سے

ہٹکا دی پاتے

مہینے میں حضرت مسیح

خون سے ایسے بے شمار

ہر گئے تھے کرا کئے

خدا بھول جانے کو جو

نہج ذی القعدة

میں ان چار ماہیں تمام

پانچ کر کے کرا کرائے

ان چار ماہوں میں کرا

خدا اور بیکر کے

ہر گئے

مکہ میں اس کو بہر

بھو کیا کہ کفار کے نزدیک

ایسا مہمان بن گیا کہ کرا کرائے

گوشت کا بھوکا تھا

مکہ میں جب جا پکا

خضر کے ہر انکفار کے

مٹا کر کئے تیر دن گھوڑا

پر سوار ہوتے تھے تو

مٹا کر کئے کرا کرائے

دیا سوجن نظر آتے تھے

سے حاصل میتا

باند کا ہے کہ ہر

دین پرستوں سے

حَتَّى غَدَتْ مِلَّةُ الْإِسْلَامِ وَهِيَ يَوْمُ

یہاں تک کہ نسبت اسلام جو پہلے غریب تھی کوئی اسے

مَنْ بَعُدَ غُرْبَتَهُامَوْصُولَةُ الرَّحِمِ

چکہ نہ سمجھتا تھا اپنے اعتبار سے ل گئی

مَكْفُولَةٌ أَبَدًا مِنْهُمْ وَمُخَيَّرٌ أَيْ

دولت کفالت میں ان سے ہے ہمیشہ اچھے باپ

وَأَخْبِرْ بِعَلٍّ فَلَمْ تَيْتِمُمْ وَلَمْ تَتِمِّ

اور اچھے شوہر کے پس نہ یقین ہوگی اور نہ بیوہ ہوگی

هُمُ الْحَيَالُ فَسَلْ عَنْهُمْ مَصَادِمُهُمْ

وہ لشکر اسلام پہاڑ میں اُن سے یوں جھکافروں کے صدمے پہنچانے کی خبر

مَاذَا رَأَى مِنْهُمْ فِي كُلِّ مُصْطَدِمٍ

کہ کافروں نے کیا دیکھا ہے

فَسَلِّ حُنَيْنًا وَسَلِّ بَدْرًا وَسَلِّ أَحَدًا

جنگِ حسین اور جنگِ بدر اور جنگِ اُحُد کا حالِ نوحہ

فَصَوَّلْ خَشْفَ لَهْمُ أَذْهُ مِنْ الْوَحْمِ

کہ کافروں کے لئے موت کی تفصیلیں مختصر دیا سے زیادہ سخت

[illegible]

دو صفا دشمنوں کے خون سے سفید تیار کیا کہ سرخ نکالنے والے

من: العَدَايَ كَمَا مَسُوذَمَر: اللِّم

بسم الله الرحمن الرحيم

(یعنی عیسیٰ مسیح گشت)
 گرام مقبول رہے اور عجیب
 العزات سے تعالیٰ کی
 کی رضا مندی کے لئے
 اسلام کو اپنی جیتے اور
 کو کفر کفرات سے تھے یہاں
 کہ ایک اسلام نے یہاں
 ان کی ہی کے کمال
 صنف کے بدورت
 پائی اور ان کے ساتھ
 بھائی چارہ کر لیا ۱۱
 سے لے کر پانچ حضرت
 میں سے پہلے کو کتبہ اسلام
 ان کے کو چاہئے کہ
 لے ایک اور ہم اس
 مال کے اور شہر سے
 صنف میں کو کتبہ
 حضرت اسلام کے میں
 کا گرام ۱۲
 عیسیٰ مر کر چلائے
 لے لڑائیوں میں
 تمام کے اور شہر کو
 صنف میں پہنچی
 حالات کے بڑھو
 دینرو سے دین
 چاہئے ۱۳
 میں جو خبروں
 بریلوں پر کتبہ
 سے تو خبریں
 سرخ رنگ
 کی تھیں

وَالْكَائِثِينَ بِسُوءِ الْخَطِّ مَا تَرَكْتَ

اور وہ صحابہ نیزوں کی قلموں سے خاک گئے والے کران کی قلموں

أَفَلَا لَهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَيْرُ مُنْجِمٍ

کس صحت جسم کو بے نقطہ ضرب کے نہیں چھوڑا

شَاكِيَ السَّلَاحِ لَهُمْ سِيمَا تَبَيَّرَهُمْ

ان کے ہتھیار کبھی ہوئی نشان تھی ان کے امتیاز کی

وَالْوَرْدُ يُنْتَازُ بِالسَّيْمَا مِنَ السَّلَمِ

اکمل نشان سے ممتاز ہوتا ہے درخت خاردار سے

يُهْدِي إِلَيْكَ رِيَّاحُ النَّصْرِ شَرَّهُمْ

ان کی خوش بویاں بچھو ہوئے نصرت کا برہم ہیمی ہیں

فَتَحْسِبُ الْوَرْدَ فِي الْأَكْبَامِ كُلِّ كَمٍ

پس تو گمان کرے کہ ہر دلاور گلاب ہے خلاف میں

كَأَنَّهُمْ فِي ظُهُورِ الْخَيْلِ تَبَتْ رُبَاً

گویا وہ اپنے گھوڑوں کی پشت پر ایسے ہیں جیسے اس میں رخت اکھیں ہیں

مَنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شِدَّةِ حَزْمٍ

اپنی شجاعت اور احتیاط کے سبب نہ اس سبب کے کہ زمین تنگ ہیں

طَارَتْ قُلُوبُ الْعُدَى مِنْ بَابِهِمْ فَرَقًا

دشمنوں کے دلوں میں لرزہ پڑا جان کے ڈر سے

فَمَا تَفَرَّقُ بَيْنَ الْبَلْهَمِ وَالْبَلْهَمِ

چارپائے آدمی سے نہیں پہچانتے ڈر اور غم سے

سے سنی جب کوئی نہ
موا بکشت لڑا تھا تو
نیزوں سے ہرگز بچا نہ
جاتا تھا ۱۱

سے یعنی اگر یہ صحابی
دشمنوں کے مانند ہتھیار
باز نہ دالتے تھے لیکن
ان دلاوریوں میں یہ امتیاز تھا
کہ سپاہ کے ہر ایک اور
صحابہ کے ہتھیار نہ تھے
جوتے تھے جیسا کہ لڑنے میں
ہر ایک کے دشمن کے امتیاز
کھتا ہے لیکن ہر ایک کو
یہ کہ ہر ایک میں ہائی
جاتی ۱۲

سے یعنی جیسے گلاب
کے پھول کی کھیاں بچے
غلاف میں ہوتی ہیں لیکن
ہر ایک کی خوش بویاں ہر
پھیلاتی ہے ایسا ہی
موا بکشت دلاور ہوتے تھے
تو کہ دشمن کی دشمنی
اسلام کے دماغ کو لرزہ
کرتی تھی ۱۳

سے یعنی ہر دستہ
ابلی اسلام کا خوف دلوں
میں پہنچاتا تھا کہ ہر کسی کے
چکر لکھی ہوئے ہمارے ہاں
کہاں گئے جاتے تھے ۱۴

وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُولِ اللَّهِ نُصْرَتُهُ

اور جس کو رسول اللہ سے مدد نہ نصرت آئے

لَا تَلْقَاهُ الْأُسْدُ فِي أَجَامِهَا تَجْم

اگر مشیر بھی اس پر آئے تو اس کے ڈر سے تابع ہو جائے

وَلَكِنْ تَرَىٰ مِنْ وَرَثَةٍ غَيْرِ مُنْتَصِرٍ

ہرگز تو کبھی نہ دیکھے گا کہ آپ کا دوست مدد نہ پاسے

بِهِ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَيْرِ مُنْقَصِمٍ

اور آپ کا دشمن ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو

أَحَلَّ أُمَّتَهُ فِي حَرْزِ مِلَّتِهِ

اپنی امت کو برہنہ گت کے قلعے میں ایسا لے لیا ہے

كَالْيَتِيمِ حَلَّ مَعَ الْأَشْبَالِ فِي أَجْمِ

جیسے شیر اپنے بچوں کو

كَمْ جَدَّ لَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ مِنْ جَدَلٍ

کلماتِ الہی نے بہت جھگڑنے والوں سے جنگ کی

فِيهِ وَكَمْ خَصَّمَ الْبُرْهَانُ مِنْ خَصِمٍ

آپ کی شان میں اور بہت بُرہان الہی نے خصوصیت کی یعنی غالب آئیں

كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْأُمِّي مُعْجَزَةً

تجھ کو یہی متعینہ کافی ہے کہ امی کو زمانہ

فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالنَّكَادِيْبِ فِي الْيَوْمِ

جامعیت میں علم اور یتیم کو ارب حاصل ہو

[illegible]

الفصل الثالث

فصل تیس

فِي ظِلِّ مَغْفَرَةٍ مِّنَ اللَّهِ إِلَى شَفَاعَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان ہیں اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگنے کے اور طلب کرنے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

خَدَمْتُهُ بِسَدِيدِ حُجَّاسْتَقِيلُ بِهِ

میں نے آپ کی خدمت میں سید سے اس لئے کی ہے کہ عفو ہو جائیں

ذُنُوبِ عَمْرٍ مَّضَى فِي الشَّعْرِ وَالْجَدَمِ

دو گناہ جو اتنی عمر میں گئے ہیں یعنی شہر کستارہ جڑوں اور خدمت کی ہے دو گند کی

إِذْ قُلْتُ إِنِّي مَا تُخْشَى عَوَاقِبُهُ

کیونکہ میرے گلے میں پڑ ڈال دیا ہے دونوں باتوں نے جس سے انجام کا خوف ہے

كَأَنِّي بِهَاسَاهْدِي مِنَ النِّعَمِ

گویا ان دونوں باتوں سے میں حیران ہوں چارہاں میں

أَطَعْتُ غَيَّ الصَّبَا فِي الْحَاكَتَيْنِ وَمَا

میں نے لڑکپن کی گمراہی کی اطاعت کی دونوں حالتوں میں اور کچھ

حَصَلْتُ إِلَّا عَلَى الْأَثَامِ وَالنَّدَمِ

حاصل نہ ہوا سوا گمراہیوں اور پشیمانی کے

فِيَا خَسَارَةً نَفْسِي فِي تِجَارَتِهَا

برا انہوں سے کہ نفس کو تجارت میں بڑا نقصان ہو

لَمْ تَشْتَرِ الدِّينَ بِالدُّنْيَا وَلَمْ تَسْمَعْ

کہ دین کو نہ خریدنا دنیا کے عوض اور مول نہ لیا

(بقیہ حاشیہ منقولہ شد)

پھر یہ فقہاء کی حدیث اور

علوم اربعین و آخرین اور

کتابے اخلاق و صلاح

وکتبیں بیان فرمائیں

یہ سب محض تعلیم و تہذیب

سے حاصل و دلیل قاطع ہے

آپ کی قربت پر کیا نقل

کر گیا بخشش شک کی نہیں

ہے ۱۲

سے حاصل و دلیل قاطع

یہ کہ کہیں نے نہ دیکھا

اپنی محبت و شائے اور

خود گذاری بالیہ نہیں

کیا یہ حق خدا کا شہاد

پس اسکی توفیق ہی ہے

محبت و اخفیت علیہ

علیہ وسلم کو نہ دیکھا

کا کردار و حق تعالیٰ

بخشنش ان کی عظمت

میرے گناہوں کی بہل

پرست گئی ہو جائے

خدا کے ہونے کی ہوا

سے حاصل و دلیل قاطع

شہادت ہے علیہ السلام کی

دنیا کی محبت و شائے

میرا اور میرا شہرت و دنیا

کے جس نے جو حاصل کیا

سے نص کر لیا تھا

دین کو دنیا کے عوض

کیا نہیں دیکھا اور آخرت

کو نص نہ کیا

وَمَنْ يَبْعُ إِجْلًا مِّنْهُ يُعَاجِلْهُ

جو شخص آخرت کے نفع کو دنیا کے نفع پر ترجیح دے

يَبْنِ لَهُ الْعَيْنُ فِي بَيْعِهِ وَفِي سَلَمٍ

اس کو نقصان ہی نظر آتا ہے خریداری موجود اور آئندہ میں

إِنْ أَتَىٰ ذَنْبًا فَمَا عَهْدِي بِمُنْتَقِضٍ

اگرچہ میں نے گناہ کئے ہیں پر میرا پیمانہ نہیں ٹوٹنے کا

مِّنَ النَّبِيِّ وَلَا حَبْلِي بِمَنْصَرَمٍ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ میرا رشتہ ٹوٹے گا

فَإِنْ لِّيْ ذِمَّةٌ مِّنْهُ بِكَسْبِيَّتِي

کیونکہ میرے واسطے آپ کا عہد ہے بسبب اس کے کہ میرا نام

مُحَمَّدٌ أَوْ هُوَ أَوْ فِي الْخَلْقِ بِالذِّمَّةِ

محمّد ہے - اور آپ بہت پورا کرنے والے میں خلقت سے عہدوں کو

إِنْ لَّمْ يَكُنْ فِي مَعَادِي أَخْذًا لِّبَدِي

اگر آپ میری دستگیری آخرت میں از روئے فضل کے

فَضْلًا وَلَا فَقْلًا يَا زَلَّةَ الْقَدَمِ

ذکر کریں تو کسو بڑی ہی لغزش ہوئی اور پاؤں رہنے

خَاشَاهُ أَنْ يُحَرِّمَ الرَّاحِيَّ مَكَارِمَهُ

خاشا اللہ کہ آپ کا امیدوار بخششوں کا محروم رہے

أَوْ يَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَيْرَ مُحْتَرَمٍ

بناہ لینے والا یوں ہی الشاپھر سے بے توقیر

میں دین کر بعض ترانہ
فیل دنیا کے پیچھے میں
سولہ حلال منہ میں
کہ مال میں غافل تھا
کہ دنیا کر رہا آخرت کے
میرا منہ خیر و مال کے
آخرت میں اتنا ہی نامہ
ڈالے گا

میں حلال میں سے ہے
کوئی چیز نہیں کہ سب
تا میں نہیں اور میں
مکھڑوں کو نہیں پہنچا
اس کا کام جو آخرت کے
نے کر لیا ہے نہ میں
وہ شایعہ بر ذریعہ
کی منتظر نہیں ہوں کہ
مہربان کریم ہو رہے
انسانی کلمہ کا جو کلام
سے نواہ و نیشا مانا ہوا
کہ آپ میں میری کجی
تو میں نہایت غافل رہا
میں غافل رہا اگر کسی
کے باعث آخرت میں
حال پر قیامت کے دن کم
غزائے توڑی نیت و
خوار ہو گیا

میں حلال کر لیا ہوا
آپ اس سے پاک نہ کر لیا
بے کلام و ارکان اعتقاد
آخرت میں محروم رہے جو
انکساری حاکمیت و حمایت
میں لیا ہے اور بدلہ خواہ
ہر اس جناح کے حال
پر تو جہ ناز ہے

وَمَنْذُ الْزَمْتُ أَفْكَارِي مَدَائِحَهُ

اور میں نے جیسے آپ کی مح میں فکر کو لازم کر لیا ہے

وَجَدْتُهُ لَخْلَاصِي خَيْرِ مُلْتَزِمٍ

آپ کو اپنی خلاصی کے واسطے بہت اچھا لازم جاننے والا پایا ہے

وَلَكِنْ يَفُوتُ الْغَيْبُ مِنْهُ يَدُ اثَرِ بَتِّ

اور ہرگز بے نیازی فوت نہ ہوگی اس اتھ کو جو خاک پر پہنچا

إِنَّ الْحَيَايُنِيْتُ الْأَزْهَارِي الْأَكْمَرِ

جس نے مسیلا آپ کا لایا کیونکہ مینہ میںوں پر سبز و بیدار کرنا ہے

وَلَمْ أَرَدْ زَهْرَةَ الدُّنْيَا الَّتِي انْتَهَفَتْ

اور میں نہیں چاہتا ہوں دنیا کے مانع جیسے زیر شاعر کے

يَذَارُ هَيْرِي سَأَثْنِي عَلَى هَرَمٍ

انھوں نے میرے بچنے ہر بن ہشام کی ثنا کہنے میں

الْفَصْلُ الْعَاشِرُ

فصل دسویں

فِي ذِكْرِ الْمُنَاجَاةِ وَعَرْضِ الْحَاجَاتِ

بیان و ذکر مناجات میں اور پیش کرنے میں حاجتوں کی

يَا أَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِي مِنْ أَلْوَدِيهِ

اے تمام مخلوق سے بزرگتر آپ کے سوائے میرا کوئی ایسا نہیں

سِوَاكَ عِنْدَ حُلُولِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

جس سے پرناہ چاہوں حادثہ عام کے نازل ہونے میں

مٹنے والے کچھ نہیں رہیں
پورے اور ملت ہوں اور نہیں
آسمانی نہیں کے آسمانی
تفسیر میں اور میراج
میں محض نیاز و فاضل
محبت ایمان کے ہے
پس میں محرم نہ رہوں گا
اور دنیا و آخرت کی سبب
سے نجات پاؤں گا

مٹنے والے کچھ نہیں رہیں
نیت کا یہ کہ لکھی نہیں
علی عام ہے کوئی اس
پہنچ نہیں جیسے ہر شخص
اپنے حوصلے کے آئے
وہ ہر شخص کے ہوتے
دنیا میں جیسے کہ ہر شخص
نے ہر کی مح و شایس
جل کی بلکہ تو آپ کی
عزیزت حرکتے آخرت
کی نیتیں اور قرب و منزلت
چاہتا ہوں

اسمہ حاصل یہ کہ لے
برگزن کہ کائنات کے حاکم
تیری ذات پاک کے کوئی
ایسا نہیں جو تجھ کو نہا
ہے اور وقت پہنچا لے
حادثات و بلایات کے
دام شفاعت میں
چھپا دے

وَلَنْ يَضِيقَ رَسُولُ اللَّهِ جَاهُكَ بِي

اور آپ کا دہرہ ہرگز مضائقہ نہ پہنچے گا میری شفاعت کا

إِذَا الْكَرِيمُ تَجَلَّى بِاسْمِ مُنْتَقِمٍ

جس وقت اللہ کریم کا سزا دینے والا جلوہ کرے گا یعنی قیامت کو

فَإِنَّ مِنْ جُودِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتْهَا

کیونکہ دنیا اور آخرت آپ کی بخششوں میں سے ہے

وَمِنْ عُلُومِكَ عِلْمَ الْوُجْهِ وَالْقَلَمِ

اور لوح و قلم آپ کے علموں میں سے ہیں

يَا نَفْسُ لَا تَقْطِئِي مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ

اے دل! ناامید نہ ہو بڑے گناہوں کے سبب سے

إِنَّ الْكِبَايَرِ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

اس لئے کہ بخشش میں گناہ کیرو چھوٹے ہیں

لَعَلَّ رَحْمَةً رَبِّي حَيْنَ يَقْسِمُهَا

امید ہے کہ اللہ کی رحمت جب تقسیم ہوگی تو مراعات

تَأْتِي عَلَى حَسَبِ الْعُصْبَانِ فِي الْقِسْمِ

گناہوں کے ہوگی جس کے گناہ بہت ہو گئے اس پر رحمت بہت ہوگی

يَا رَبِّ وَاجْعَلْ رَجَائِي غَيْرَ مُنْعَكِسٍ

اے میرے پروردگار میری امید کو اٹلا نہ کیجیو

لَدَيْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِي غَيْرَ مُخْرَمٍ

اپنے سامنے اور میرے حساب کو یعنی التما کو بر لا ٹیو

ملے مال ہر درویش کا
یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ
میرے لئے کوئی حکم کرے گا
میں وقت مجھ کو کہے گا
شفاعت میں چاہوں
بشرطہ و احوال قیامت
میں نہیں تو ابھی بخشش
سے کہ میرے لئے ہو گا
و آخرت آپ کے دوا ہو
میں جلوہ گر ہوئی ہے
اور آپ کا علم صحیح اشیاء
کو میرے لئے ہر طرح محفوظ
پر تبارک و تعالیٰ سے براہ کرم

ملے مال ہر درویش کا
تعالیٰ کی بخشش سے
میں متعلق ہوں
اے میری اس کی رحمت
سے گنجائش نہیں رکھتی ہے
نور کا ہے لا تقطع
عن رحمتہ اللہ تعالیٰ
یغفر الذنوب بیجاہ
ملے مال ہر درویش کا
رحمت سب بقدر ہر
ہو سکتی ہے جو جس کے گناہ
بہت ہیں رحمت زیادہ
رحمت کا ہے

ملے مال ہر درویش کا
میرے پروردگار راہبر
کی قیامت میں ہری جا
پاک ہے اے پروردگار
میرے غیبت و ہمارے
ایمان و حقیقت

وَالطُّفُ بِعَبْدِكَ فِي الدَّارَيْنِ إِنَّ لَهُ

اور اپنے بندے پر دونوں جہاں میں عنایت کر کہ جب اور ہائے

صَبْرًا مَتَى تَدْعُهُ الْاَهْوَالُ يَنْهَضُ

اس کو پیش کرتے ہیں تو اس کا صبر بجاگ جاتا ہے یعنی بے صبر ہو جاتا ہے

وَاِذْنٌ لِّلصَّحْبِ صَلَوةٌ مِنْكَ دَائِمَةٌ

اور درود و سلام کے اہدوں کو اجازت دے کہ ہمیشہ

عَلَى النَّبِيِّ بِمَنْهَلٍ وَمُسَجِّمٍ

کمال کثرت سے بریں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر

وَالْاِثْلُ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِينَ لَهُمْ

اور سب آل و اصحاب اور ان کے تابعین پر کہ وہ تقویٰ

أَهْلُ التَّقَى وَالنَّقَى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

اور پاکیزگی میں مہل ہیں اور حلم و کرم کے رضوان اللہ علیہم

ثُمَّ الرِّضَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعَنْ عُمَرَ

پھر رضی ہو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے

وَعَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ عُثْمَانَ ذِي الْكُرَمِ

اور حضرت علی اور حضرت عثمان سے کہ وہ صاحب کرم ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

مَا دَأَسَتْ عَذَابَاتِ الْبَانَ رِيحُ صَبَا

جب تک کہ صبا درخت بان کی شاخوں کو ہلائے

وَأَطْرَبَ الْعَيْسَ حَادِي الْعَيْسِ بِالْغَمِّ

اور اونٹنوں کو طرب میں لائے حدی کسے والا غم سے

(بحر عاریہ صغر غزلت)

مختلفہ ہوا کے اور

دستار چرخ و فلک جو عظم

کی کمر سے اٹھ رہے ہیں

وہاں نہ ہوا بندہ کو گھما

ہیر لائن غایت کی دنیا

آخرت میں بھی سے ملکتے

کیونکہ کشتیاں اور بلڈن کو

میرتوں میں کر سکتا ہے

لے جو کہ خیر و شر کا ہر

دفعہ غم سے سلم کے چوب

صرف غم ہے اور غم

جو لیتے جا کا ہے اس

لے ناظم و سرمد کہتے ہیں

کہ لے پروردگار عاقل

اپنی رحمت کا لکلی کر

کو جب تک کہ اوجھڑا

ہن کہ شاخوں کو ہلائے

ہو شرمین اور غم کو

غیر رائی سے طرب لائے

میں لائے غم سے سلم اور

آگاہی بہت اور باروں

اور پیری کو نہ لائے

کہ وہ اصحاب تقویٰ و

طہارت میں اندر کرم و

غش باطن کے سب سے بڑی

اور تاقیام قیامت سے

نہیں

لے اس قصیدہ کے ہر

جگہ سے ہے کہ اس قصیدہ

کی ابتدا بصورت میں ہے

اور نہایت بصورت میں

(بقیہ عاریہ صغر غزلت)

فَاغْفِرْ لَنَا شِدِّهَا وَاعْفِرْ لِقَارِئِهَا

اور مغفرت کر اسکے مصنف کی اور بخشش کر اُس کے پڑھنے والے کی

سَأَلْتُكَ الْخَيْرَ يَا ذَا الْجُودِ وَالْكَرَمِ

بیشک میرا التجہ سے یہی سوال ہے یا صاحب بخشش اور صاحب کرم کے

2160
Accession No.

کتابیں

تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور سے قسّم کی علی۔ ادبی۔ خلاقی
اسلامی۔ مذہبی۔ تاریخی۔ کتابیں۔ قرآن مجید۔ جمال شریف
پنج سو سے۔ دلائل النبیات۔ نماز وغیرہ وغیرہ مل سکتی ہیں
مکمل فہرست مفت

تاج کمپنی لمیٹڈ بریلوے وڈ۔ لاہور

وہی ماہنامہ منظر کشی
وہی کے واقع ہے اور
تجارتیان قصیدہ کو خوشخبری
ہے کہ بہتہ داران سن سنا
مصلحتی ہیں میں اس
اور دوشادہ اور سچ
مصائب دنیا و آخرت
سے ہون و محفوظ اور
عیش و طرب و نعم ہیں
مشغول و محفوظ ہیں
نقطہ

قرآن مجید

مضبوط
کتابت اور طباعت دیدہ زیب، کاغذ اور جلد بندری
مکمل فہرست مفت طلب فرمائیے!



پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

تاج پمپنی لمیٹڈ



قرآن پاک

کارِ ثواب
اس کا سمجھنا
موجبِ خیر و برکت
اس پر عمل کرنا

ذریعہٴ نجات
حاج کپنی لیٹ ڈاء لاہور - کراچی